جنگ

26 نومبر ، 2019

9 سال میں پاکستان کی ٹیکس آمدن 82 ارب ڈالرز ہوسکتی ہے، عالمی بینک

اسلام آباد(مہتاب حیدر)عالمی بینک نے اپنی تفصیلی رپورٹ میں کہا ہے کہ آئندہ 9سال میں پاکستان کی ٹیکس آمدنی 82 ارب ڈالرز سے زائد ہوسکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں نئے ٹیکس نفاذ اور ٹیکس شرح میں اضافے کے بغیر ٹیکس آمدنی میں اضافہ ممکن ہے۔تفصیلات کے مطابق،پاکستان ریونیو اتھارٹی(پی آر اے) کے قیام پر ملازمین کی جانب سے رکاوٹ کے باعث عالمی بینک کا کہنا ہے کہ 40کروڑ ڈالرز قرض کے ’’پاکستان محصولات اضافہ منصوبے‘‘ کے تحت ٹیکس اقدامات کے بغیر آئندہ نو سال میں مالی سال 2028-29 تک ایف بی آر کی ٹیکس آمدنی 82 اعشاریہ4 ارب ڈالرز تک پہنچ جائے گی۔تاہم، ٹیکس اقدامات کی صورت میں اس آمدنی کو 96اعشاریہ6 ارب ڈالرز تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ٹیکس فرق تجزیے کے مسئلے پر عالمی بینک کا کہنا ہے کہ اگر ٹیکس عمل درآمد 75 فیصد تک بڑھ جائے تو پاکستان کی ٹیکس آمدنی جی ڈی پی کے 26 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔گو کہ ایف بی آر نے کچھ وقت کے لیے ایف بی آر کو پی آر اے میں تبدیل کرنے کا عمل موخر کردیا ہے۔عالمی بینک کا اپنی تفصیلی رپورٹ میں کہنا ہے کہ پاکستان میں نئے ٹیکس نفاذ اور ٹیکس شرح میں اضافے کے بغیر ٹیکس آمدنی میں اضافے کی صلاحیت موجود ہے۔ٹیکس حکام ملک کی ممکنہ ٹیکس آمدنی کا صرف آدھا ہی حاصل کررہے ہیں یعنی اصل اور ممکنہ ٹیکس آمدنی میں فرق 50 فیصد ہے۔اس فرق کا انحصار ٹیکس آلات اور شعبے پر ہے۔مینوفیکچرنگ کے مقابلے میں سروسز سیکٹر میں یہ فرق زیادہ ہے۔جب کہ انکم ٹیکس کے مقابلے میں یہ اشیا پر جی ایس ٹی اور سروسز پر جی ایس ٹی میں زیادہ ہے۔صوبوں کو تفویض کردہ ٹیکسز میں یہ فرق اور بھی زیادہ ہے، خاص طور پر جی ایس ٹی کے حوالے سے ، یہی وجہ ہے کہ صوبے ملک کی ٹیکس آمدنی میں زیادہ بڑا حصہ شامل کرسکتے ہیں۔ٹیکس دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لیے ٹیکس کے بڑے اخراجات کو کم کرنا ہوگا۔ٹیکس دائرہ کار بڑھانے کے لیے ٹیکس نیٹ کو بھی بڑھانا ہوگا۔ٹیکس پابندی ناہونے اور قانونی کمزوریوں کی وجہ سے ٹیکس چوری بڑھ رہی ہے۔